گزشتہ سابق امیر جماعت اسلامی ہند حضرت مولانا ابو اللیث صدیقی ندوی اس ماہ دسمبر ۱۹۹۰ء میں طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

مرحوم مولانا ابو اللیث بڑے جید عالم دین تھے۔ عربی کے اسکالر تھے۔ مگر اس کے باوجود سادگی و شرافت کے پیکر مجسم تھے۔ خاموش طبع تھے مگر بلا کے ذہین ..... اور دانشوروں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ ۱۹۴۷ء کے پُر آشوب دور میں انہوں نے ہندوستان ہی میں دین اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کرنے کا بیڑہ اٹھانے کا عزم مصمم کیا۔ اور ان کی اعلیٰ کارکردگی، کامیاب قیادت سے ملت کو فیض بھی حاصل ہوا۔

مفکر ملت حضرت مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ سے ان کو بڑا گہرا لگاؤ تھا۔ ان کی تعظیم و تکریم کرتے تھے اور ملی مسائل میں ان کے مشوروں سے فیضیاب بھی ہوتے رہے۔ خود حضرت مفتی صاحبؒ بھی ان کی علمی قابلیت کے معترف تھے۔ مجلس مشاورت کے سلسلے میں ان کی خدمات سے انہوں نے بھرپور استفادہ بھی حاصل کیا۔

ان میں متانت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ان کے انتقال پر عظیم مذہبی رہنما و عالم دین حضرت مولانا ابو الحسن علی میاں ندوی صاحب مدظلہ نے صحیح کہا ہے کہ ان کے انتقال سے ملت ہند ایک سچے رہنما مخلص انسان سے محروم ہو گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ آمین!